***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Scholarly and Research-Based Analysis of the Bravery of Hazrat Khalid ibn al-Walid (RA) in Historical Perspective

تاریخی تناظر میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی شجاعت کا علمی و تحقیقی جائزہ

Khaula Zahid
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
Khalid bin Walid (RA) companion of the prophet (SAW) and one of the greatest military commanders in Islamic history. Hazrat Khalid bin Walid (RA) is known as "Saifullah" The (Sword of Allah) was one of the most renowned military commanders in Islamic history was born in a power full Banu Makhzum class of the Qurash tribe is Makkah, he initially opposed Islam, but later on he embraced Islam and became one of the greatest hero of Islam. His family was known for military skills. He initially fought against Muslims in the battle of Uhud and played a vital role in the Muslim loss. He embraced Islam in 629 AD (8th year of Hijrah). His conversion was a major gain for Muslims due to his bravery and leadership. The battle of Mutah Prophet (SAW) gave him the title of Saif Ullah (Sword of Allah). Khalid bin Walid among the victory of Makkah (630 AD). He played an important role in Key victories of the battle of Hunayan and Taif, after Hazrat Muhammad (SAW) Ridda wars rebellious tribes under caliph Abu Bakr (RA) and Reunited the Arabian Peninsula under Islam. The Famous victory in the Battle of Yamuk (636 AD) which crushed Roman Power in Syria. Despite wishing for martyrdom, he died a natural death in (642 AD) in home (Syria). He reportedly, said with sorrow. "I fought in hundreds of battles, yet I die on a bed like woman. May the eyes of cowards never sleep"?

Key Words: *Battle of Uhud, conquest of Makkah sword of Allah, Roman power leadership*

تعارف

حضرت خالد بن ولید:-

(1)ولادت:-

تاریخ کی کسی کتاب سے ہمیں حضرت خالد بن ولید کی درست تاریخ پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ ابن عساکر[1] اور برہان الدین نے اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ بچپن میں ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے پہلوانی کی۔ جس میں حضرت عمرؓ کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور بہت علاج معالجے کے بعد ٹھیک ہو گئی۔ اس واقعہ سے دونوں کا ہم عمر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کے شروع میں حضرت عمرؓ ستائیس 27 سال کے تھے۔ حضرت خالدؓ کی بھی تقریباً یہی عمر ہو گی۔[2]

حضرت خالدؓ کا مسکن:-

حضرت خالدؓ قریش خاندان سے تعلق رکھتے تھے، جو کہ مکہ کا مشہور و معروف قبیلہ تھا۔ مکہ کے اکثر باشندے تجارت کی غرض سے دور دراز علاقوں کا سفر کرتے اور اس سے اپنا گزر بسر کرتے تھے۔

خدا تعالٰی کا ارشاد مبارک ہے۔

لایلٰف قُریش ۞ الٰفهم رحلة الشتآء والصیف۞ فلیعبدو ا ربّ هذا البیت۞ الّذی اطعمهم من جوع وّا منهم من خوف ۞ [3] (پارہ عمہ ۳۰سورۃ قریش)

کھلے آسمان کے نیچے زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ستارہ شناسی میں کافی ماہر تھے۔ دن رات سفر میں رہنے کے باعث محنت و مشقت کے عادی تھے۔ مختلف قبیلوں سے تعلقات تھے۔ عقل مندی اور بہترین اخلاق میں دوسری قوموں سے ممتاز تھے۔ مذہبی لحاظ سے مکہ کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ اس جگہ پر ابراہیمؑ کے مبارک ہاتھوں سے بنائی ہوئی عمارت تھی۔ جسے کعبۃ اللہ اور بیت اللہ کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔[4]

خالدؓ کا قبیلہ:-

حضرت خالدؓ بن ولید بنو مخزوم قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو قریش کا ایک معزز اور بہادر قبیلہ تھا۔ ذہین اور باکمال افراد اس میں بہت زیادہ تھے۔ مغیرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اسی قبیلے کے افراد تھے۔ جو سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔

ابو لہب بن عمرو بھی اسی قبیلے سے تھا، جنہوں نے لوگوں کو اس بات کا مشورہ دیا کہ بیت اللہ کی تعمیر میں وہی رقم صرف کی جائے جو حلال کمائی سے ہو۔ نہ کہ مشتبہ اور حرام۔

مؤلف "روضۃ الانف" لکھتے ہیں کہ ابولہب کی اس بات سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے۔ کہ قریش سود، ظلم اور فواحش کو دل سے حرام سمجھتے تھے۔[5]

خالد رضی اللہ عنہ کے بہن بھائی:-

تاریخ میں آپ (رضی اللہ عنہ) کے بھائیوں کی تعداد کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کے نزدیک دس بھائی تھے۔ بعض کے نزدیک تیرہ اور بعض کے نزدیک سات۔ قرآن مجید کی آیت "وبنین شھوداً" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد بھائی تھے جو کہ سب کے سب ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔ سات 7 بھائیوں کا قول زیادہ راجح ہے۔ کیونکہ قبل از اسلام اور بعد از اسلام غزوات اور واقعات کی چھان بین کرنے سے سات سے زیادہ کے احوال معلوم نہیں ہوتے۔ سات بھائیوں کے نام یہ ہیں۔

1) عاص 2)ابو قیس 3) عبدالشمس 4)عمارہ 5)ہشام 6)ولید 7)خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور بہنیں بالاتفاق دو تھیں: فاطمہ اور فاختہ[6]

خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ:-

ماں لبابہ الصغریٰ کا نسب اپنے شوہر ولید سے قیس عیلان بن مغیرہ پر جا کر ملتا ہے۔ ان کے اسلام لانے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ "مؤلف کتاب الاصابۃ" میں لکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئی تھی[7]، اور ابن حجرؒ ان کے اسلام لانے کو تسلیم نہیں کرتے۔

لبابہ الصغریٰ کی آٹھ بہنیں تھیں۔ جن میں سے ایک حضرت میمونہ بنت الحارث زوجہ رسول اللہ ﷺ ہے۔ گویا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کی ایک خالہ امہات المومنین میں سے تھیں۔

خالد رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال:-

حضرت خالدؓ کی متعدد بیویاں تھیں، جن سے کثیر اولاد ہوئی۔ آپؓ کے ایک بیٹے کا نام سلیمان تھا۔ اس کی وجہ سے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو سلیمان تھی۔ ایک بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ جو عراق میں شہید ہو گئے تھے۔ دو بیٹے عبد الرحمن اور مہاجر تھے، جو خاص شہرت کے مالک تھے۔ مہاجر جنگ صفین میں شہید ہو گئے۔ عبد الرحمن کا شمار عرب کے بہادروں اور شہسواروں میں ہوتا تھا۔[9]

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ:-

اسلام کے ابتدا میں قریش کے دس قبائل میں سے دس اشخاص کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ ان میں ایک حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے والد بھی تھے۔ آپؓ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اتنا مال و دولت گھر بیٹھے دے دیا تھا کہ ان کو سفر و حضر پر جانے کی ضرورت نہ تھی۔ حضرت خالدؓ کو قدرت نے ایسا ملکہ دیا تھا کہ وہ جنگی مہارت اور اصول اوائل عمر سے جانتے تھے۔ ان کے جنگی دل و دماغ کو ابھارنے کیلئے اپنے قبیلہ نے بھی مزید حوصلہ دیا اور ایک ایسے جنگی ماہر اور عظیم سپہ سالار بن گئے۔ جن میں بڑے بڑے جنگی سپہ سالاروں کی تمام صفات کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔ دوسرے سرداروں کی طرح خالد رضی اللہ عنہ بھی اسلام کے شدید مخالف تھے۔ اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کو سخت نالاں کرتے تھے۔

کتب تاریخ و سیر کی اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ آپؓ نے اسلام 8ھ میں قبول کیا۔

ابن سعد 10 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم دونوں (عمرو بن العاص اور خالد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یکم صفر 8ھ کو حاضر ہوئے۔

ابن قتیبہ 11 لکھتے ہیں۔ حضرت خالدؓ، عمرو بن العاصؓ اور حضرت عثمان بن طلحہ 8ھ میں اسلام میں داخل ہوئے۔ جب خالد رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ ﷺ نے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان دیا اور جب آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتے تو آپ ﷺ (ہاتھ اُٹھا کر) اسی وقت دعا فرماتے۔

غزوہ احد میں مسلمانوں کے خلاف لڑے۔ لیکن جب اسلام لائے تو اسلام کے سب سے بڑے حواری بن گئے اور اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر صرف کیا۔

کارنامے:-

غزوہ موتہ میں مسلمانوں کے تین عظیم سپہ سالار یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کا جھنڈا ہاتھ میں لیا اور آپؓ کے ہاتھ میں نو 9 تلواریں ٹوٹیں اور اس معرکہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو آپ ﷺ نے سیف اللہ کا لقب دیا کہ "خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے"12

فتح مکہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا کردار:-

فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخلے کے وقت چار بڑے دستوں میں سے ایک دستے کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بالائی حصے (کدا) کی جانب سے داخل ہونے والے دستے کے سپہ سالار تھے انہوں نے مختصر مزاحمت کے باوجود مکہ کو پرامن طور پر فتح کرنے اور قریش کے حملے کو روکنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مختصر یہ کہ فتح مکہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی فوجی مہارت، اچھے انتظام اور جنگی حکمت عملی کی وجہ سے مکہ کو فتح کرنے کے بعد عزیٰ بت کو گرایا۔⑬

بنو خزیمہ:-

رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو خاموش نہیں بیٹھے۔ بلکہ آپ ﷺ نے عرب کے قبائل کو راستہ دکھانے اور انھیں ظلمت سے نکالنے کیلئے مہم شروع کر دی۔ بنو خزیمہ سے لڑائی کرنے کیلئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا۔

غزوہ ہوازن:-

ہوازن ایک بڑا قبیلہ تھا۔ جس کی کئی شاخیں تھیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سو سواروں کے ہمراہ مقدمۃ الجیش پر متعین تھے اور سپہ سالار تھے۔ لشکر جب ہوازن پہنچا۔ تو تیروں اور تلواروں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ ان سے مسلمانوں کے اوسان خطا ہوگئے۔ اور وہ پیچھے ہٹ گئے 14۔ ان کی اُس وقت کی حالت کا نقشہ قرآن مجید میں یوں بیان ہوا ہے۔

ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین 15

ترجمہ:-

(اے مسلمانو! یاد کرو حنین کے دن کو - جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے۔ لیکن کوئی چیز تمہارے کام نہ آسکی۔ زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے -)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مہاجرین و انصار کے علاوہ اور کوئی نہ رہا۔ لیکن یہ حالت زیادہ عرصے قائم نہ رہی۔ اللہ تعالی نے مومنین اور آپ ﷺ کو اطمینان و سکون بخشا۔

فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین 16

مسلمان جلد ہی پلٹے اور اس زور سے حملہ کیا کہ ہوازن کو منہ کی کھانی پڑی۔ اس طرح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک، قادسیہ، غزوہ طائف، بنو مصطلق، دومۃ الجندل اور نجران میں حصہ لیا17 اور ہر لڑائی میں بہادری اور جان بازی کے جوہر دکھائے اور آپؐ کی بات کو دل و جان سے تسلیم کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ کو فراموش نہ کیا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے صحابہ کے ساتھ شمار کیا۔ الگ نہ رکھا۔ اگر دوسروں کو خدمت کے مواقع دیتے تو مجھے بھی دیتے۔ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلسل جہاد اور تبلیغ دین میں مصروف رہے اور کسی بھی موقع پر بزدلی اور کمزوری نہ دکھائی۔ آپ ﷺ کے ہر سفر اور ہر غزوہ میں ساتھ رہے۔ خالد بن ولید کی خدمات کا سلسلہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی برابر جاری رہا۔ اللہ کے دین کی نصرت اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر آپ ﷺ نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں، وہ تاریخ کا ایک دائمی ورق بن چکے ہیں۔ کسی بھی صورت میں انہیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔18

حضرت ابو بکرؓ کے دور میں خالد بن ولیدؓ کا کردار:-

آپ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر کچھ نو مسلم، اسلام سے منحرف ہونا شروع ہو گئے۔ بعض لوگوں نے زکوٰۃ سے انکار کیا۔ اور زکوٰۃ کو محض تاوان سمجھ لیا۔ انھیں اتنی سمجھ نہیں تھی کہ زکوٰۃ تاوان نہیں بلکہ دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے۔ معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرتا ہے اور معاشرہ میں توازن پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے نہایت دلیری اور پختہ عزم سے کام لیا۔ فیصلہ کیا کہ انکے خلاف لڑا جائے۔ کچھ صحابہؓ نے انکار کیا لیکن ابو بکرؓ نے پختہ عزم کیا تھا کہ اسلام کا ایک بھی حکم نہ ماننے پر سزا دوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے جو لشکر شام کی جانب رومیوں سے مقابلے کیلئے بھیجا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی خبر سن کر مدینہ ہی میں رکا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فوراً انھیں سرحدوں کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ باغیوں اور مرتدین نے یہ خیال کیا کہ اس نازک صورت حال کی موجودگی کے باوجود لشکر اسلام کو شام کی طرف روانہ کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ میں مسلمانوں کے پاس زبردست عسکری قوت موجود ہے۔ اس فکر و خیال کا اثر یہ ہوا کہ باغیوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور سمجھا کہ اس موقع پر حملہ کرنا اپنی شکست کے مترادف ہو گا۔

کچھ عرصے بعد عبس اور ذبیان کے قبائل نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے کم تعداد کے باوجود مدینہ کے دفاع کیلئے انتظامات اتنے مضبوط کر رکھے تھے کہ حملہ آور اپنے مقصد میں ناکام ہوئے اور بری طرح شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس طرح حضرت ابو بکرؓ نے گیارہ علم تیار کئے۔ اور ہر جھنڈا ایک سپہ سالار کے سپرد کیا گیا۔ ہر سپہ سالار کے ساتھ فوج کا ایک دستہ ہوتا تھا۔ مثلاً مختلف صحابہ کرام مثلاً عکرمہ بن ابو جہل، شرحبیل بن حسنہ، مہاجر بن ابی امیہ، حذیفہ بن محصن، عرفجہ بن ہرثمہ وغیرہم رضی اللہ عنہم۔ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو طلیحہ اسدی کے پاس بھیجا19۔ جس نے آپؐ کی بیماری کا سن کر آپؐ کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ضرار بن ازورؓ کو طلیحہ سے جنگ کرنے بھیجا تھا۔ اس نے موقع پا کر طلیحہ پر وار کیا، لیکن وہ نشانے پر نہ لگا اور تلوار سے بچ گیا۔ لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ طلیحہ واقعی نبی ہے۔ اس کے جسم پر تلوار اثر نہیں کرتی۔ اسی دوران آپ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر ضرار بن ازورؓ مہم ناتمام چھوڑ کر واپس آ گئے۔ ان کی واپسی پر طلیحہ زور و شور سے اپنی مہم میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ جبرائیل مجھ پر وحی لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سجدہ نہ کرو۔ قبیلہ اسد، غطفان، طی، عبس اور ذبیان قبائل اس کے حواری بن گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے روانگی سے پہلے قبیلہ طی کے ایک معزز شخص عدی بن حاتم کو، جو اسلام پر قائم تھے، اپنے لوگوں کی طرف بھیجا کہ اپنے قبیلے میں جا کر انہیں اسلام کی تلقین کرو۔ ایسا نہ ہو کہ خالدؓ انہیں نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ وہ تیزی سے اپنے قبیلے چلے گئے، انہیں ان حالات سے آگاہ کیا۔ وہ جلدی مان گئے۔ اور عدی سے کہا کہ تین دن کی مہلت دے دو کہ ہمارے قبیلے کے جو لوگ طلیحہ کے لشکر میں ہیں، ہم انہیں واپس بلا لیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو طلیحہ ہمارے لوگوں کو آگ میں ڈال دے گا یا قید کرے گا۔ چنانچہ عدیؓ نے خالدؓ سے تین دن کی مہلت مانگی۔ خالدؓ نہایت فہم و فراست کے مالک تھے۔ مہلت دی۔ اس طرح قبیلہ طی کے پانچ سو افراد خالدؓ کے لشکر میں شامل ہوئے۔ اور خود خالدؓ کے لشکر میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اس طرح حضرت خالدؓ قبیلہ طی کی دوسری شاخ "جدیلہ" کی طرف بڑھنے لگے۔ عدی بن حاتمؓ نے کہا کہ قبیلہ طی ایک پرندے کی مانند ہے۔ اور جدیلہ پر کے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں وہاں پر بھی جا کر انہیں سمجھاؤں۔ حضرت خالدؓ نے صلح کو پسند کیا۔ لہٰذا انہیں اجازت دی۔ اسطرح جدیلہ سے بھی بغیر لڑائی کے صلح نامے پر دستخط کئے۔ اس میں حضرت خالدؓ کے فہم و فراست اور دین کی سربلندی کی واضح مثال ہے۔ کہ حضرت خالدؓ جیسے نڈر اور دلیر کہ جنگ اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ لیکن امن اور اسلام کے لئے جان دینے، لوگوں سے حسن سلوک اور آپ ﷺ کے اقوال مبارک پر عمل پیرا ہوتا تھا۔ پھر خالدؓ نے اپنی فوج کو لے کر "بزاخہ" مقام کی طرف بڑھے۔ وہاں پر عکاشہ بن محصنؓ اور ثابت بن اقرمؓ انصاری کو دریافتِ حال کیلئے آگے بھیجا۔ دونوں نے موقع پا کر طلیحہ اسدی کے بھائی "حیالی" کو قتل کر دیا۔ جب طلیحہ کو اپنے بھائی کے قتل کا علم ہوا - تو وہ اپنے دوسرے بھائی سلمہ کو لے کر نکلا اور عکاشہؓ اور ثابتؓ کو شہید کر دیا۔ خود خالدؓ جب وہاں پہنچے۔ تو دونوں ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ انہیں شدید صدمہ ہوا اور اس وقت مصلحت یہی سمجھی کہ آگے بڑھنے کے بجائے فوج کو مزید مستحکم کیا جائے تاکہ شکست کا کوئی خطرہ نہ رہے۔

فوج کو مستحکم کرنے کے بعد جب لڑائی طلیحہ اسدی کے ساتھ شروع ہوئی، طلیحہ خود لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے چادر اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب جنگ نے شدت پکڑی اور مرتدین پر گھیرا تنگ ہو گیا۔ تو عیینہ طلیحہ کے پاس گئے کہ جبرائیل وحی لے کر آئے ہیں کہ نہیں۔ طلیحہ نے کہا کہ ہاں یہ وحی آئی ہے، کہ تمہارے پاس ایسی ہی چکی ہے جیسا کہ مسلمانوں کی چکی ہے اور تیرا ذکر بھی ایسا ہو گا کہ تو کبھی نہیں بھولے گا۔ عیینہ یہ سنتے ہی میدان جنگ میں آیا اور بلند آواز سے کہا کہ طلیحہ نبی نہیں جھوٹا ہے، لڑائی بند کر دو اور چلو، یہ آواز سن کر بنی فزارہ نے طلیحہ کو چھوڑ دیا۔ باقی گنے چنے لوگ طلیحہ کے پاس آئے کہ اب کیا کریں۔ طلیحہ نے پہلے ہی سے

اپنے بھاگنے کا انتظام کیا تھا اور اپنے بیوی بچوں کو لے کر شام بھاگا۔ شام میں مہم چلائی مگر ناکام رہا۔ آخر میں مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ایرانی جنگوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور انہی جنگوں میں شہید ہو گیا۔

جنگ یرموک:-

حضرت خالدؓ نے مختلف جنگوں میں حصہ لیا۔ سب میں فہم وفراست اور دلیری دکھائی۔ کسی روایت میں یہ نہیں ملتا کہ خالدؓ میدان چھوڑ کر بھاگے ہوں۔ خود خالدؓ کو تعداد کی کمی بیشی پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر پورا بھروسہ تھا۔ جنگ کے کٹھن حالات میں بھی جیسا کہ جنگ یرموک کے موقع پر خود خالدؓ کے حوصلے پست نہ ہوئے اور نہایت دلیری سے لڑا۔

حضرت عمرؓ کے دور میں:-

لوگوں کو اس بات پر یقین ہو گیا تھا کہ جس جنگ کا سپہ سالار خالدؓ ہو، اس جنگ میں مسلمان ضرور فتح یاب ہوتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ کو معزول کر دیا۔ کیونکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ خالدؓ پر یقین کرنے لگے تھے۔ آپؓ نے حضرت خالدؓ کے معزولی کا حکم اپنے قائدین اور حاکموں کو بھیجا کہ حضرت خالدؓ کو خیانت یا ناراضگی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے معزول کیا کہ لوگوں کا اس کی وجہ میں فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ تھا۔[21]

خالدؓ کا دینی جذبہ:-

آپؓ نے معزولی پر کچھ افسوس یا خفگی کا اظہار نہ کیا بلکہ حضرت عمرؓ کی ایسی ہی عزت کرتے تھے جس طرح پہلے کرتے تھے اور امیر المومنین ؓ کی بات کو دل وجان سے تسلیم کیا، کسی قسم کے اعتراضات نہ اٹھائے۔ آپؓ نے مال وجان اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کیا اور دین کے سربلندی اور مسلمانوں کے ہمدرد کی حیثیت سے زندگی بسر کی، کسی کو بھی اپنی ذاتی عناد کی بنیاد پر انتقام کا نشانہ نہ بنایا۔

حضرت خالدؓ کے اوصاف:-

رسول اللہ ﷺ آپؓ کے متعلق فرماتے۔ خالدؓ کو تکلیف نہ دو کیونکہ وہ اللہ کے تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر گرایا ہے۔

- حضرت خالدؓ اپنے ماتحت افواج سے محبت کرتے تھے۔ ہر سپاہی سے نرمی اور شفقت سے پیش آتے تھے۔
- حضرت خالدؓ میں بوڑھوں کی سی تجربہ کاری، نوجوانوں کی سی بہادری اور شیر جیسی جرات تھی۔

وفات:-

حضرت خالدؓ کی شدید خواہش تھی کہ آپؓ کی موت تلواروں اور نیزوں کے سائے میں ہو۔ جب آپؓ قریب المرگ ہوئے تو بستر پر جان دینے کی وجہ سے رو پڑے اور نہایت افسوس سے فرمایا۔ میں نے سو سے زائد جنگیں لڑی ہیں، میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تلوار، تیر یا نیزے کے زخم نہ ہو۔ میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں میدان جنگ میں شہادت حاصل کرتا۔ لیکن افسوس میں عورتوں کی طرح بستر پر پڑا ہوا جان دے رہا ہوں۔ جس طرح اونٹ جان دیتا ہے۔

طبری نے واقدی[22] کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ آپؓ نے 21ھ میں حمص میں وفات پائی۔

ابن عساکر لکھتے ہیں۔[23] حضرت خالدؓ کی قبر حمص میں ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپؓ کے غسل کے وقت کون کون موجود تھا اور کون کون جنازہ کیلئے آیا تھا۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ کہ حمص کے بارڈر پر خالدؓ کا مسکن تھا۔ حمص میں ہی آپؓ نے وفات پائی۔

البتہ رحیم اور بعض لوگ کے نزدیک مدینہ میں سن 22ھ میں وفات پائی۔

علامہ بدر عینی لکھتے ہیں کہ 21ھ حمص میں وفات پائی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینہ میں وفات پائی۔ لیکن 21ھ حمص میں وفات پانے کی روایت بہت زیادہ ہے، اصح قول کے مطابق 21ھ حمص ہے۔

خلاصہ:

حضرت خالد بن ولیدؓ کی زندگی شجاعت، قربانی، اولوالعزمی اور اسلامی قیادت کا عظیم نمونہ ہے۔ آپ کی جنگی فتوحات اور وفاداری آج کے دور میں بھی ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہے، خصوصاً آج کے نوجوان طبقہ کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے کہ اگر موت میدان جنگ اور جہاد میں ہے۔ تو یہ ان لوگوں کے منہ پر ایک تھپڑ کے مترادف ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو سے زائد جنگیں لڑی تھی۔ پھر بھی ان کے نصیب میں بستر مرگ تھا، وہ مسلسل جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے لڑتا رہا اور انکو میدان جنگ میں شہادت نہ ملی بلکہ موت گھر پر نصیب ہوئی۔

حضرت خالدؓ جنگ کی مشکل حالات میں بھی پاؤں نہ اکھاڑتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک پر پورا بھروسہ ہوتا تھا۔ توہمیں بھی چاہیے کہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھی صحابہؓ کی زندگیوں کو پڑھیں اور خود میں بھی وہی صفات پیدا کریں، کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہوتی ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی انہی صفات اور طرز زندگی کو اختیار کرنے میں پوشیدہ ہے۔

حوالہ جات :

1۔ ابن عساکر۔ سیرت نبوی۔

2۔ مولانا عبد الرحمن گیلانی جلد 1 صفحہ نمبر 52

3۔ سورۃ قریش پارہ 30

4۔ صفی الرحمن مبارکپوری صفحہ 325

5۔ ابوزید شبکی ۔ترجمہ محمد احمد پانی پتی۔ خالد بن ولید فتوحات اور زندگی مکتبہ جدید لاہور

6۔ ابوزید شبکی ۔ترجمہ محمد احمد پانی پتی۔ خالد بن ولید فتوحات اور زندگی مکتبہ جدید لاہور

7۔ ابن حجر عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ

8۔ محمد بن سعد البصری الزہری، طبقات ابن سعد

9۔ محمد بن سعد البصری الزہری، طبقات ابن سعد

10۔ محمد بن سعد البصری الزہری، طبقات ابن سعد

11۔ ابن قتیبہ المعارف

12۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایتہ

13۔ امام محمد بن جریر الطبری۔ تاریخ الطبری۔

14۔ ابن ہشام۔ سیرت ابن ہشام

15۔ سورۃ توبہ آیت نمبر 25

16۔ سورۃ توبہ آیت نمبر 26

17۔ ابن جریر الطبری۔ تاریخ الطبری۔

18۔ ابوزید شبکی ترجمہ محمد احمد پانی پتی خالد بن ولید کی زندگی اور فتوحات مکتبہ جدید لاہور۔

19۔ ابن ہشام۔ سیرت ابن ہشام

20۔ محمد بن عمر الواقدی۔ اسلامی فتوحات۔

21۔ ابن جریر الطبری۔ تاریخ الطبری۔

22۔ محمد بن عمر الواقدی۔ اسلامی فتوحات۔

23۔ ابن عساکر۔ سیرت نبوی۔